ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے رازہائے پنہاں اور عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دار المعارف

اردو بازار، لاہور

کتاب : پاگلوں کی کہانی
مصنف : حضرت مولینا محمد فاضلؒ
ناشر: دارالمعارف اُردو بازار لاہور
پرنٹرز : زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت : 2001ء
قیمت : 50-00 روپے

بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ احمد رضا نے شیخ القادر جیلانیؒ کو نبی علیہ السلام کا بیٹا مان کر جہاں سارے حقائق کا انکار کیا ہے وہاں قرآن کریم کی اس آیت کا بھی انکار کر دیا جس میں اللہ نے نبی علیہ السلام کے رجال میں سے کسی کے بھی باپ ہونے کی نفی فرمائی ہے آپ اگر غور و فکر سے کام لیں تو آپ کو بریلوی مذہب چند ناقابل فہم شیطانی وساوس کا مجموعہ اور پلندہ معلوم ہوگا ان دو شعروں ہی کو لیجئے کہ ان میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو نبی علیہ السلام کا فرزند دلبند کہہ رہے ہیں اور پھر ایک جگہ معراج میں لکھتے ہیں نبی علیہ السلام جب براق پر سوار ہونے لگے تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے نبی علیہ السلام کو کندھا دیا تھا حالانکہ حضرت قاسم اس وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے تو شیخ عبدالقادرؒ قاسم نبی علیہ السلام کے بیٹے کیسے ہو گئے؟

بریلوی عقیدہ ہے کہ خدا العیاذ باللہ بے اختیار ہے	اعلحضرت ایک جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے کسی بیان کرتے ہوئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں

رب عز وجل نے (غزوہ احزاب میں) حضور کی مدد کرنی چاہی ' ور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما اور کافروں کو نیست و نابود کر دے ہوا نے انکار کر دیا اور کہا کہ

الحلائل لا یخرجن باللیل	بیبیاں رات کو نہیں نکلتیں
فاعقمها الله تعالیٰ	اللہ تعالیٰ نے اس کو بانجھ کر دیا

اس وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا۔

(ملفوظات احمد رضا جلد ۴ ص ۷۸)

یہ بھی احمد رضا کا جھوٹ ہے

۱ــــ اور اس روایت کا کتب حدیث وغیرہ میں کہیں تذکرہ نہیں۔

۲ــــ شمالی ہوا کو بانجھ کہنا اور اس سے بارش کا نہ ہونا یہ بھی لغو اور باطل ہے میرا اپنا تجربہ ہے کہ شمالی ہواؤں سے بھی بارش ہوتی ہے۔

یہ جھوٹ دراصل احمد رضا نے اس لئے گھڑا تاکہ اپنی امت کو خدا کی بے

بسی دکھاسکیں اور لوگوں کو باور کراسکیں کہ خداوندکریم تو اب نعوذباللہ ریٹائرمنٹ کی مدت گزار رہے ہیں ان کے اختیار میں تو کچھ ہے نہیں اسی لئے تو ہوا نے آپ کے حکم سے انکار کردیا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جب احمد رضا اور اس کے متبعین کوئی بات کرتے ہیں تو وہاں بے اختیاری کی بو آتی ہے لیکن جب ولیوں اور نبیوں کا بیان آتا ہے تو ماشاءاللہ موت وحیات ریت کے ذرات۔ درختوں کے پتے۔ بارش کی بوندیں انقلابات عالم وغیرہ وغیرہ کے اختیارات بڑی دلیری اور ڈھٹائی سے تفویض کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے تو آپ نے بریلوی تصور ملاحظہ فرمالیا۔ اب ذرا اولیائے کرامؒ کے بارے گوہر فشانی ملاحظہ فرمایئے اور اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ خدا کون ہے اور ولی کون ؟

فرماتے ہیں کہ

کُن اولیاء اللہ کی شان ہے۔ اولیاء اللہ جس چیز کے لئے کن کہتے ہیں وہ فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اولیاء غیب دان ہیں اور مشکل کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرماتے ہیں اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔

(الجنۃ لاہل السنۃ ص۵۰،۴۰)

دیکھا اولیاء اللہ کے اختیارات کس وسعت بے ایمانی سے دیئے جارہے ہیں اور ایک اللہ کے اختیارات کی عبارت بھی آپ دیکھ چکے ہیں۔

میں نے اس عبارت کو اس بات کے استشہاد کے لئے پیش کیا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک اولیاء اللہ کے اختیارات (نعوذباللہ) اللہ کے اختیارات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اس عبارت پر تھوڑا سا تبصرہ عرض کردوں !

اس عبارت میں یہ دو جملے پھر سے پڑھیں۔

۱۔۔۔ مشکل کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرماتے ہیں

۲۔۔۔ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں

اگر پہلا جملہ صحیح ہے تو دوسرا غلط

بھی قدیم ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی قدیم ہیں اور ہمارے نزدیک دو ہستیاں قدیم اور دائم نہیں ہو سکتیں اس اصول اور قانون کی وجہ سے دونوں کو ایک ہی ماننا پڑیگا چنانچہ فرماتے ہیں کہ ؎

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
بکل شئ علیم لوح محفوظ خدا تم ہو
نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر (حدائق بخشش جلد ۲ صـ۱۰۴)
تم اول اور آخر ابتدا تم انتہا تم ہو

بڑے میاں نے تو صرف قصر دنی کے پردے اٹھا کر ذرا اشاروں سے کام لیا مگر چھوٹے میاں نے تو کمال کر دیا اور بیٹے کے ذہن میں باپ ہی کی تعلیمات مسمومہ کے اثرات ہیں جس سے وہ خدا اور رسول دو جدا گانہ وجود کے قائل نہیں بلکہ وجود ایک اور نام دو ہونے کے قائل ہیں اور کہتے یوں ہیں کہ جب زمین پر انسانوں کے جھرمٹ میں نبی علیہ السلام نظر آتے ہیں تو ان کا نام محمد اور احمد ہے۔

اور جب فرشتے دست بستہ ان کے دربار میں عالم اعلیٰ میں نظر آتے ہیں تو وہ خدا کہلاتا ہے گویا کہ جو زمین پر ہے یہ وہی ہے جو آسمان پر ہے اور جو آسمان پر ہے یہ وہی ہے جو زمین پر ہے۔ تو عیسائیوں کی طرح بریلویوں کا بھی عقیدہ یہ ہوا کہ دو ایک ہیں اور ایک دو ہیں بلکہ احمد رضا خان صاحب تو اس سے بھی ترقی کر کے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ دو اور ایک کی بات مت کرو ہم تو عیسائیوں کی طرح بالکل تین ایک اور ایک تین ہیں کے قائل ہیں چنانچہ فرماتے ہیں ؎

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
(حدائق جلد ۲ صـ۹)

یعنی اللہ نے اپنے تمام اختیارات نبی علیہ السلام کے حوالے کر دیئے اور نبی علیہ السلام نے وہی اختیارات حضرت غوث رضی اللہ عنہ کو دیدیئے۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔